جناب مولانا عزیز زبیدی

جوابِ آں فتویٰ

حرمین شریفین کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ!

بریلوی دوستوں نے ہمیشہ غیر علمی امور پر جان چھڑکی ہے، اس سے ملت کا مستقبل تاریک ہو یا اس کی وحدت پر آنچ آئے، انہوں نے اس کی کبھی پرواہ نہیں کی ــــ ایک معاصر لکھتے ہیں کہ :

"ان حضرات کی یہ حالت ہے کہ کچھ پہلے یہ لوگ برطانیہ تشریف لے گئے اور وہاں وہابی غیر وہابی کا جھگڑا ایسا کھڑا کیا کہ ایک مسجد جس کی تعمیر میں شاہ فیصل نے گرانقدر حصہ لیا تھا، کی امامت کا تنازعہ کھڑا ہو گیا اور برطانوی پولیس کو مداخلت کرنا پڑی۔"

حج کا فریضہ انجام دے کر جو خوش نصیب واپس تشریف لاتے ہیں، وہ یہاں آکر بیان کیا کرتے ہیں کہ : وہاں پر فلاں فلاں بریلوی اصحاب بیت اللہ میں امام حرم کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے رہے تو ہم اسے ایک فرقہ وارانہ پروپیگنڈہ تصور کیا کرتے تھے، مگر جب مندرجہ ذیل فتوے ہماری نظر سے گذرے تو ہم حیران رہ گئے اور یقین ہو گیا کہ بات سچی تھی، ہم غلطی پر تھے!

مندرجہ ذیل استفتار اور فتاویٰ دونوں ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ استفتار :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، اس مسئلہ کے متعلق کہ زید حج کو جا رہا ہے اور وہ سنی، حنفی، بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہے، اس نے حج اور مدینہ پاک کی حاضری کے مسائل علماء سے سیکھنے شروع کئے، ایک عالم یہ فرماتے ہیں کہ حرمین کی حاضری

کے دوران بیت اللہ شریف اور مدینہ پاک میں جماعت سے نماز نہ پڑھنا، اس لئے کہ وہاں کے امام سنی بریلوی نہیں اور نہ ہی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی، لہٰذا نماز علیحدہ ہی پڑھنا اور دوسرے عالم فرماتے ہیں کہ حتی الامکان کوشش جدا نماز پڑھنے کی کرنا کیونکہ وہ امام وہابی اور گستاخ ہیں، اگر مجبوراً نماز پڑھنی پڑ جائے تو ہو جائیگی براہِ کرم آپ بادلیل واضح فرمائیں کہ زید (یعنی بندہ خود) حج پر جا رہا ہے، نماز کیسے ادا کرے، فتوے سے ذرا جلد نوازیں کیونکہ بندہ خود حج پر جا رہا ہے۔ فقط والسلام!

(معرفت عبدالرسول ہاشمی، مکان نمبر ۲۶، بلاک، اے بازار پور لائلپور ملتان)

الجواب:

حرمین شریفین خلدہما اللہ تعالیٰ کے امام غیر مقلد نجدی ہیں، لہٰذا ان کے علاوہ وہ سنی علماء جو دوسرے ملکوں سے حج کو جاتے ہیں، اکثر اپنی جماعت علیحدہ کراتے ہیں، لہٰذا وہاں کوشش کرنا کہ اہل سنت کا کوئی گروہ مل جائے تو ان کے ساتھ جماعت سے پڑھتے رہیں اور اگر کوئی سنی امام نہ ملے تو پھر اکیلا فریضہ بغیر جماعت ادا کرتے رہنا۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!"

(ابوالخلیل غفرلہ، خادم الافتاء، جامعہ رضویہ، لائل پور)

اسی قسم کا ایک اور اشتہار بھی شائع ہوا ہے جس کے جواب میں بھی یہی بات کہی گئی ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ——— اللہ رے تیری شان!

اس پر اگر ہم یہ کہیں کہ یہ، ان کے اسی ذہنی کوڑھ کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بیت اللہ اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی سعادت اور شرف سے محروم کر دیا ہے تو شاید مبالغہ نہ ہو،

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

دراصل یہ دوست اس عشقِ برحق کی نعمت سے محروم ہیں جس کے بعد وہ دیارِ حبیب کے تنکوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں۔ شیخ سعدی لکھتے ہیں کہ کسی نے دیکھا، مجنوں ایک کتے کے پاؤں چوم رہا ہے، پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ بولے کہ سنا ہے، یہ لیلیٰ کے کوچے سے ہو کر آیا ہے!

حرمین شریفین کے جو جلیل القدر امام، متبع سنت، موحد اور پاسبانِ حرم مکہ مدینہ کی گلیوں، دیارِ حبیب کی پاک سرزمین اور فاران و احد کے دامن سے اٹھ کر پاکستان میں تشریف لائے، چاہئے تو یہ تھا کہ یہ "نام نہاد عشاق"، شمع حرم کے ان پروانوں کی خاک پاک دھو کر پیتے اور ٹکٹکی باندھے پہروں ان کی زیارت کرتے رہتے۔ مگر افسوس! ان کو قطعاً اس کی توفیق نہ ہوئی، بلکہ ان کا نہایت تحقیر سے ذکر کیا۔

راز داروں کا کہنا ہے کہ:

یہ مسئلہ کی بات نہیں، محض سیاسی چالیں ہیں۔ کچھ لوگ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ مسلمانوں کو باہم دست و گریباں کر کے اسلامی مستقبل کو کچھ دیر کیلئے اور پیچھے ڈال دیا جائے تاکہ ملی وحدت سے اسلامی نظامِ حکومت کے برپا ہونے کے جو امکانات روشن ہونے لگے ہیں، وہ ان کے انتشار و انتزاق کی وجہ سے تاریک ہو جائیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ:

اس فضا کو تکدر سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ اعداء اللہ اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ ہم اس سے پہلے بہت بڑے چرکے اور زخم کھا چکے ہیں جو بخدا ابھی تک مندمل نہیں ہو سکے —— ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ اسی مکروہ زبان میں کچھ اسی قسم کے مسائل چھیڑ کر شہیدانِ بالاکوٹ کی عظیم محنتوں پر بھی پانی پھیر اگیا تھا —— اب جب سفینہ ساحل پر آ لگا ہے، پھر اسی قسم کے مسئلے چھیڑ کر اسے پھر گردابِ بلا کی نذر کیا جانے لگا ہے —— اللہ رحم کرے!

ہم ان دوستوں کے موقف کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ یہ کیا چاہتے ہیں —— کیونکہ ایک طرف تو ان کا حال یہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی چھوٹی اور بڑی گیارھویں مناتے نہیں تھکتے، ان کی مدح و ثنا میں ایسے مبالغوں سے باز نہیں آتے جو حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق عیسائیوں کے ہاں رواج پا چکے ہیں، دوسری طرف یہ عالم ہے کہ جس مسلک کے وہ حامی اور منادی ہیں، اسی مسلک کے حاملین کو گردن زدنی بھی قرار دیتے ہیں ——!

اماماں حرمین شریفین کو "نجدی نجدی" کہہ کر ان کی تحقیر اور تذلیل کرتے ہیں حالانکہ خود شیخ عبد القادر جیلانیؒ مسلکاً نجدی تھے۔ جو افکار موجودہ نجدیوں کے ہیں وہی حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے تھے۔ خاصکر شرک و بدعت کے بارے میں وہ بھی اسی طرح متشدد تھے جس طرح یہ نجدی متشدد

نظر آتے ہیں ——— جناب شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا نظریہ ہے کہ اہل بدعت سے سلام وکلام تک جائز نہیں:

"وان لا یکاثر اہل البدع ولا یدانیہم ولا یسلم علیہم لان امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ قال: من سلم علی صاحب بدعۃ فقد احبہ ... ولا یقرب منہم ولا یہنئہم فی الاعیاد واوقات سرور ولا یصلی علیہم اذا ماتوا ولا یترحم اذا ذکروا بل یباینہم ویعادیہم فی اللہ عز وجل معتقدا ببطلان مذہب اہل البدعۃ" (غنیۃ الطالبین از پیر جیلانی)

(خلاصہ) ان سے سلام دعا چھوڑ دو، مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو، خوشی کی تقریب ہو تو ان کو مبارک نہ دو، یاد آجائیں تو ان کیلئے رحم وکرم کی دعا نہ کرو بلکہ محض اللہ کی رضا کیلئے ان بدعتیوں سے بغض وعداوت کرو، ہمارے امام احمد بن حنبل کا ارشاد ہے کہ جس نے بدعتی کو سلام کیا گویا اس نے اس سے محبت کی (یعنی ان سے محبت کرنا غلط ہے)

آپ قبروں کو ایک بالشت سے زیادہ جائز نہیں سمجھتے:

"ویرفع القبر من الارض قدر شبر" (غنیۃ الطالبین)

پختہ کچھ بنانا ٹھیک نہیں:

"وان جصص کرہ" (غنیۃ الطالبین)

مقابر میں جا کر ان کو چومنا یا ہاتھ پھیرنا جائز نہیں:

"واذا زار قبراً لا یضع یدہ ولا یقبلہ" (غنیۃ الطالبین)

مروج قوالی جائز نہیں:

"وسماع القول بالقصب والرقص مکروہ ... یکفی فی کراہۃ ما فی ذلک من ثوران الطبع وہیجان الشہوۃ" (غنیۃ الطالبین)

اگر یہ جائز ہوتا تو انبیاء کیلئے جائز ہوتا:

"ولو جاز لاحد لجاز للانبیاء علیہم السلام" (غنیۃ الطالبین)

قوالی بے روح صوفیوں کا شیوہ ہے:

"وخلت بواطنہم من ذلک کلہ وتفوا مع القوال والابیات والاشعار التی تثیر الطباع" (غنیۃ الطالبین)

گا گا کر قرآن خوانی بھی جائز نہیں:

"ویکرہ قراءۃ القرآن بالالحان المشبہۃ بصوت الاغانی" (غنیۃ الطالبین)

آپ فرماتے ہیں کہ مرید کے مال سے پیر کے لئے انتفاع جائز نہیں:

"ولا ینبغی ان یرتفق من المرید بحال لا بالانتفاع بمالہ" (غنیۃ الطالبین)

غنیۃ الطالبین حضرت پیر جیلانیؒ کی کتاب ہے، کیا آپ یہ فتویٰ دیں گے کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ حضرت پیر جیلانیؒ نجدیوں کی طرح نمازیں پڑھتے ہیں۔ رفع یدین، آمین، سینہ پہ ہاتھ باندھنا، امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا سب ان کا معمول تھے، کیا اس کے بعد آپ یہ فتویٰ صادر فرما سکتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اگر ایسا فتویٰ نہیں دے سکتے اور یقیناً اتنا حوصلہ نہیں کر سکیں گے تو پھر یہ دوغلہ پن دین نہیں کچھ اور ہے۔ دین کی آڑ میں سطحی اغراض کے لئے مسئلے بیان کرنا بہت بڑی جسارت ہے جو بہرحال دینداروں کو زیب نہیں دیتی ——— ویسے بھی یہ معزز مہمان ہمارے محسن ہیں، ان کے سلسلہ میں اس قسم کے خیالات کا اظہار بہت بڑی بے ذوقی کی بات ہے۔